Name: **SAQUIB IMRAN**

Supervisor: **PROFESSOR WAJEEHUDDIN SHEHPAR RASOOL**

Departmant: **URDU**

Topis: **NISAR AHMAD FARUQI: HAYAT AUR ADABI KHIDMAT**

نثار احمد فاروقی کا شمار اردو ادب میں صفحۂ اول کے محققوں اور ناقدوں میں ہوتا ہے۔ آپ نے میر، غالب، مصحفی، ابوالکلام آزاد وغیرہ پر باقاعدہ مضامین قلم بند کیے ہیں۔ آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ عربی پڑھاتے، فارسی میں سوچتے اور اردو میں لکھتے تھے۔ تینوں زبانوں پر آپ کو یکساں قدرت حاصل تھی۔ میں نے فاروقی صاحب پر اپنا مقالہ تحریر کرتے ہوئے خود کو اردو ادب تک محدود رکھا ہے۔ میرے مقالے کا موضوع ''نثار احمد فاروقی: حیات اور ادبی خدمات'' ہے۔

پہلا باب ''نثار احمد فاروقی: حیات اور شخصیت'' ہے۔ اس باب میں نثار احمد فاروقی کے احوال و کوائف اور ان کی ادبی خدمات پر گفتگو کی گئی ہے۔ دراصل نثار احمد فاروقی نے ملازمت کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم بھی جاری رکھی۔ ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ پاس کرنے کے بعد انھوں نے دہلی کالج کی ایوننگ کلاسز میں بی اے میں داخلہ لیا۔ بی اے کرنے کے بعد ایم اے کی تعلیم کے لیے انھوں نے اپنی ملازمت سے بھی استعفیٰ دے دیا۔ ابتدا سے پروفیسر بننے تک کا سفر انھوں نے کس قدر صبر و استقلال اور ہمت کے ساتھ طے کیا اسی لیے انھیں Self made انسان کہا جاتا ہے۔

مقالے کا دوسرا باب ''نثار احمد فاروقی: تحقیق اور تنقید'' ہے۔ اس باب کو چار ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(الف) میر کی آپ بیتی، تلاشِ میر اور دلی کالج میگزین کا میر نمبر

(ب) قائم چاند پوری اور مثنویات قائم چاند پوری

(ج) ذکرِ مصحفی، مصحفی کی زبان اور دیوان قصائد مصحفی

(د) غالب کی آپ بیتی اور تلاشِ غالب

میر کے تعلق سے نثار احمد فاروقی کی تین بنیادی کتابیں ہیں جو حلقۂ ادب میں مقبول ہونے کے ساتھ ساتھ حوالے کا درجہ رکھتی ہیں۔ ایک کتاب ''میر کی آپ بیتی'' ہے۔ یہ کتاب دراصل میر کی خودنوشت ''ذکر میر'' کا اردو ترجمہ ہے جو 1957 میں پہلی بار منظر عام پر آیا تھا۔ دوسری کتاب ''تلاش میر'' تحقیقی و تنقیدی مضامین کا مجموعہ ہے۔ کتاب میں شامل مضامین کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے میر پر جو تنقیدی اور تحقیقی کام کیے ہیں، وہ کتنے اہم ہیں۔ تیسری اہم کتاب ''میر تقی میر: احوال و آثار'' ہے۔ دراصل یہ کتاب دلی کالج میگزین کا میر نمبر ہے جس کے مدیر نثار صاحب تھے۔ 1962 میں شائع ہونے والی اس کتاب میں اس وقت کے تمام اہم ناقدین اور محققین کے مضامین شامل ہیں۔

قائم چاند پوری پر نثار احمد فاروقی کے دو مضامین ہیں۔ ''قائم چاند پوری'' اور ''مثنویات قائم چاند پوری''۔ انھوں نے ان مضامین میں قائم چاند پوری کی زندگی اور ان کے کلام پر مختلف زاویوں سے گفتگو کی ہے۔ قائم چاند پوری میر تقی میر اور مرزا محمد رفیع سودا کے ہم عصر تھے۔ ان کے کلام کا مطالعہ کرتے ہوئے نثار صاحب نے انھیں عہد میر و مرزا کا بہت پختہ گو، مشاق اور ماہر فن' شاعر قرار دیا ہے۔ دوسرے باب کا تیسرا حصہ ''غلام ہمدانی مصحفی'' کے مطالعے پر مبنی ہے۔ نثار احمد فاروقی نے مصحفی سے متعلق ''ذکر مصحفی'' کے عنوان سے سلسلے وار چند مضامین لکھے جو رسالہ برہان میں 1959 تا 1960 کے درمیان شائع ہوئے تھے۔ انھوں نے کلیات مصحفی کی تدوین بھی کی ہے۔ کلیات مصحفی کی تدوین میں سب سے خاص بات یہ ہے کہ انھوں نے مصحفی کے یہاں پائے جانے والے محاوروں، خصوصاً ان محاوروں کو جو امروہہ اور اطراف امروہہ میں استعمال کیے جاتے رہے ہیں حاشیے میں ان تمام پر گفتگو کی ہے۔ اسی طرح ان کا ایک مضمون ''مصحفی کی زبان'' کے سلسلے میں بھی ہے۔

دوسرے باب کا آخری حصہ ''غالبیات'' سے متعلق ہے۔ اس میں ان کی دو کتابیں ''غالب کی آپ بیتی'' اور ''تلاش غالب'' پر گفتگو کی گئی ہے۔ ''غالب کی آپ بیتی'' غالب کے متعدد خطوط کی مدد سے تیار کی گئی ہے۔ ''تلاش غالب'' کے تحت نثار احمد فاروقی کے ان اٹھارہ مضامین پر گفتگو کی گئی ہے جو شاملِ کتاب ہیں۔ ان میں زیادہ تر مضامین تحقیقی نوعیت کے ہیں۔

مقالے کا تیسرا باب ''نثار احمد فاروقی کی کالم نگاری'' کے عنوان سے لکھا گیا ہے۔ نثار احمد فاروقی کے کالم روزنامہ ''سیاست'' حیدرآباد میں ''گویا دبستاں کھل گیا'' کے عنوان سے شائع ہوتے تھے۔ ان کے موضوعات ادبی، سماجی، نیز تہذیبی عناصر کا احاطہ کیے ہوئے نظر آتے ہیں۔ انھوں نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اس پر گفتگو کرتے ہوئے اس قدر تفصیل سے کام لیا ہے کہ وہ کالمز مضامین کی شکل اختیار کر گئے ہیں۔

مقالے کا چوتھا باب ''نثار احمد فاروقی کے دیگر اہم مضامین'' رکھا گیا ہے۔ اس باب کے تحت ان کی دو اہم کتابوں ''دید و دریافت'' اور ''دراسات'' میں شامل مضامین کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ''دید و دریافت'' نثار احمد فاروقی کی پہلی کتاب ہے جو 1964 میں آزاد کتاب گھر، کلاں محل، دہلی سے شائع ہوئی تھی۔ ''دراسات'' بھی متفرق مضامین کا مجموعہ ہے جو مکتبہ جامعہ لمیٹڈ سے 1978 میں شائع ہوا تھا۔ دید و دریافت میں سات اور دراسات میں نو مضامین شامل ہیں۔ نثار احمد فاروقی کے یہ تمام مضامین جن میں تحقیقی اور تنقیدی دونوں طرح کے مضامین شامل ہیں، نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ نثار احمد فاروقی کی یہ خاص بات ہے کہ وہ تنقید کرتے وقت موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ تو کرتے ہی ہیں ساتھ اس قدر تفصیل سے کام لیتے ہیں کہ تنقید کے دھارے تحقیق سے جا ملتے ہیں۔

مقالے کی ابتدا میں مقدمہ اور آخر میں ماحصل کے ساتھ ساتھ کتابیات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔